خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 107 | اتوار 23 ذوالحجہ 1416ھ 11 ہجرت 1375 ہش 12 مئی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی مرادیابی دعا کرنے والوں کو ملتی ہے

جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے۔ بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصولِ دعا میں سے یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو تب تک وہ رقت اور درد اور توجہ نہیں ہو سکتی جو دعا کے واسطے ضروری ہے اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا دراصل اختیاری امر نہیں ہے۔ دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے۔ بار بار یاد دلائے خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے۔ تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شئے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کر لے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 52)

جو کچھ بھی تم خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو خدا اسے جانتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک تو فقراء پر خرچ کرنے کا مضمون ہے جو (کلام الٰہی) میں مختلف جگہوں پر کثرت سے بیان ہوا ہے۔ یہاں وہ مضمون نہیں ہے۔ یہاں ایسے فقراء کا ذکر ہے جو اللہ کی خاطر فقیر ہو گئے اور ان کو کچھ دینا صدقہ نہیں ہے بلکہ ایک سعادت ہے اور طرح کی۔ ایک تو خرچ ہے جس میں انسان صدقے بھی دیتا ہے اور بظاہر ایک عطا کا پہلو بھی رکھتا ہے۔ فرمایا ان کو جو تم رضاء کی خاطر دو گے تو سب سے پہلے ان کا حق ہو گا جو اللہ کی خاطر خود فقیر ہو گئے۔(۔) وہ اللہ کے رستے میں گھیرے میں آگئے۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو یک جگہ اس طرح محصور کر دیئے گئے کہ وہاں سے نکل کر وہ آزادی کے ساتھ دنیا میں کمائیاں کر ہی نہیں سکتے۔ ان میں سے وہ بھی ہیں مثلاً پاکستان میں جن کی نکلنے کی تمنا ہے' وہاں کے حالات سے بے زار ہیں' لیکن حالات نے ان کو جکڑ رکھا ہے وہ نکل نہیں سکتے۔ لیکن یہاں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ طوعی طور پر خدا کی راہ میں خود اپنے پاؤں میں بیڑیاں ڈالے بیٹھے تھے۔ وہ (۔) جن میں کمانے کی صلاحیتیں موجود تھیں محض اس لئے کہ اللہ (۔) کی باتیں سنیں' دین کی خدمت کریں' (۔)

تو فرمایا جن کی خدا کی رضا کی چاہت ہے وہ خدا کی خاطر ان لوگوں پر خرچ کرتے ہیں جن کو استطاعت تو تھی کہ ان کی طرح باہر نکل کر دنیا کمائیں لیکن طاقت کے باوجود نہیں کمائی۔ یعنی محض بے چارگی کا نام غربت نہیں ہے وہاں' بلکہ چارے کے باوجود جو خدا کی خاطر غریب ہوئے اگر ان کو دو گے تو سب سے زیادہ اللہ تم سے راضی ہو گا۔

جاہل ان کو امیر سمجھتا ہے۔ اب ان غریبوں کو امیر کیسے سمجھا جا سکتا تھا۔ ان کی تو فلاکت ان کی غربت تو ظاہر و باہر تھی۔ اس لئے اغنیاء کا ترجمہ یہاں امیر کرنا درست نہیں ہے۔ اغنیاء سے مراد ہے ان کو حاجت نہیں ہوتی کسی چیز کی۔ یعنی اپنی حاجت کو اپنے چہرے پر ظاہر نہیں ہونے

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب (آف سپین) ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چک سکندر نمبر 30 تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ بشریٰ اعظم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب چھوکر خورد ضلع گجرات بعوض حق مہر تیس ہزار روپے مورخہ 13-4-96 کو مکرم عبدالواسع عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ دوسرے روز چک سکندر میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب ولد چوہدری احمد علی صاحب آف چک نمبر 69 ر۔ب گھسیٹ پورہ مورخہ 28-4-96 کو بروز اتوار وفات پا گئے۔ ان کی عمر 60 سال تھی۔ اسی روز ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اور رات 12 بجے عام قبرستان ربوہ میں تدفین عمل میں آئی احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرماتے ہوئے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ عزیز شفیق احمد شاہد ابن مکرم حفیظ احمد شوکت اکاؤنٹنٹ دارالضیافت ربوہ (دارالرحمٰن کالونی) مورخہ 25-4-96 بروز جمعرات رات سوا نو بجے بعمر پندرہ سال چھ ماہ فضل عمر ہسپتال میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ عزیز نے امسال ہی میٹرک سائنس کا امتحان دیا تھا۔

اگلے روز بعد جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت اقصیٰ میں جنازہ پڑھایا اور قطعہ نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جو امن کے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کی تکلیف و بیماری کے زمانہ میں مدد کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

12- ہجرت 1375 ہش — 12 - مئی 1996ء

اللہ تعالیٰ پر نیک ظن رکھیں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اس لئے نہیں کہ وہ غلط راستہ اختیار کرے اور اسے سزا دی جائے بلکہ اس لئے کہ وہ نیکیاں کرے اور اسے جزا دی جائے۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اس رستے سے ہٹتا ہے اور بدیوں کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو وہ یقیناً ان کے نتائج بھگتے گا لیکن جہاں تک انسان کی پیدائش اور اس کی غرض کا تعلق ہے وہ نیک ہی نیک ہے۔ نیکی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کی فطرت نیک بنائی گئی ہے اسے نیکی کرنے کے لئے آسانیاں مہیا کی گئی ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے پیار ہے۔ اور وہ اسے جزا دینا چاہتا ہے۔ وہ اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ انسان اس کے قریب ہونے کی کوشش کرے۔ اس سے پیار کرے اور اپنے پیار کو بڑھائے۔ لیکن بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں سزا دینی چاہتا ہے۔ یہ دراصل خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اگر انسان کا یقین صادق ہو اور وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو بہتر طریق پر سمجھنے لگے تو یقیناً اس کے لئے خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنے کی کوئی وجہ پیدا نہیں ہو سکتی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان یہ سوچے کہ آخر خدا تعالیٰ کو کسی کو سزا دینے سے کیا غرض ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس مخلوق کو پیدا کیا ہے اس کی بہتری اس کے مدنظر ہے۔ لیکن چونکہ انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ نیک کام کرنا چاہے تو نیک کام کرے۔ اور اگر برے کام کی طرف مائل ہونا چاہے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر نہیں روکا جاتا۔ اس لئے سزا کا پہلو در آتا ہے۔ ورنہ تو خدا کے فضل سے خدا جزا ہی جزا دیتا ہے۔ اور جزا کا مطلب ہے اچھی جزاء۔ اسی بات کو واضح طور پر بیان کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

”یہ بدخیالی یہ غفلت اور خود رفتگی کیوں پیدا ہوئی ہے۔ اس کی جڑ بھی وہی خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس کو صادق یقین نہیں کیا۔ انسان کی عادت ہے کہ جس کام پر اس کی آنکھ کھل جاوے اور کسی امر کو یہ اپنے لئے مفید سمجھ لے وہی کرتا ہے ایک تاجر کو معلوم ہو جاوے کہ فلاں ملک میں اگر اس کا مال جاوے تو اسے اس قدر فائدہ ہوگا تو ضرور اپنا مال وہیں لے جائے گا۔ ایسا ہی ایک زمیندار اور دوسرے اہل حرفہ کرتے ہیں۔ اسی طرح پر اگر انسان کی آنکھ کھل جاوے اور عاقبت کا فکر اسے دامن گیر ہو اور وہ ایک یقین اپنے اندر پیدا کرلے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہونا ہے۔ تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں ظاہر فرمایا ہے کہ اگر مجھ سے نیک ظن ہوتا تو مشکل کیا تھا“۔

اس ارشاد میں ایک تو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں۔ اچھا یا برا، اس کے لئے ہم جواب دہ ہیں۔ چونکہ ایک حد تک بااختیار ہیں اس لئے اپنی راہ خود متعین کر سکتے ہیں اور اپنی راہ خود متعین کرنے کے نتیجہ میں اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ یعنی اچھی بات کریں گے تو اچھا اجر پائیں گے اور بری بات کریں گے تو سزا بھی مل سکتی ہے۔ اور دوسری بات جس کی طرف حضرت صاحب نے توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر نیک ظن ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ انسان کے چھوٹے سے چھوٹے اچھے کام کی بھی اسے جزا دیتا ہے۔ اور بڑے کاموں کی جزا تو دے گا ہی۔ پس اگر انسان خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرت کو اپنی نیکیوں کے لئے پیش نظر رکھے اور یقیناً یہ سمجھتا ہو کہ ہر نیکی جو میں کروں گا اس کا مجھے بہتر اجر ملے گا وہ نیکیوں کی طرف مائل رہے گا۔ تاجر اور زمیندار کی طرح جہاں انہیں فائدہ نظر آتا ہے وہیں اپنے کام کا مرکز بنا لیتے ہیں۔ ہم بھی اگر اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ہمارے اچھے کاموں کی جزا خدا تعالیٰ کی طرف سے ضرور ملے گی تو یقیناً ہم اچھے ہی کام کرنے پر آمادہ رہیں گے۔ یہ ہے خدا تعالیٰ پر نیک ظن رکھنا۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ پر نیک ظن بھی رکھنا چاہئے اور ہر بدی اور برائی سے بچنے کے لئے اس بات کا یقین بھی اپنے دل میں پیدا کرنا چاہئے کہ ہم ہر بات کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہیں۔

ابتلا کا جو لوگ باعث ہیں
مجھ کو سینہ سپر ہی پائیں گے
پُشت پر ہے مری، خدا کی مدد
بے خدا لوگ، بھاگ جائیں گے

ابوالاقبال

○

امتحان ہے ہر پل
زندگی بھی کیسی ہے

خواب میں جئیں جیسے
کیفیت کچھ ایسی ہے

حسن بولے سر چڑھ کر
گفتگو بھی مَے سی ہے

منہ پہ رک گئی آ کر
بات ہی کچھ ایسی ہے

دن تمہارے جیسا ہے
رات میرے جیسی ہے

کہنا کتنا مشکل ہے
بات وہ جو طَے ہی ہے

وقت ہم پہ بدلا ہے
چاندنی تو ویسی ہے

امتہ الباری ناصر کراچی

محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعے ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردے پر سوائے احمدیہ جماعت کے اور کوئی نہیں۔ وہ اس راہ میں قربانی کا ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور قوم پیش نہیں کر سکتی“

(وکیل المال اول تحریک جدید)

لمحہ فکریہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

”جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کرلیں۔ نادہند وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے لکھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔“

(ایڈیشنل وکیل المال ثانی تحریک جدید)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

خدام الاحمدیہ کا قیام بھی اسی لئے کیا گیا ہے کہ بچپن اور نوجوانی میں بعض لوگ بیرونی اثرات کے ماتحت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگ دوسری سوسائٹیوں سے برا اثر قبول کر لیتے ہیں۔ اور بعض تربیت کے نقائص کی وجہ سے آوارگی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ اس بیرونی تغیر کو جماعت احمدیہ میں داخل نہ ہونے دیں۔ اور اس مقصد کو ہمیشہ نوجوانوں کے سامنے رکھیں۔ جس کے پورا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے۔ اگر نوجوانوں میں یہ روح پیدا کر دی جائے تو پھر بے شک شرارت کرنے والے شرارت کرتے رہیں خواہ وہ اپنے ہوں یا غیر سب کے سب ناکام رہیں گے۔ دنیا میں بسا اوقات اپنے دوست اور عزیز بھی مختلف غلط فہمیوں کی بناء پر مخالفت پر اتر آتے ہیں.........

پس خدام الاحمدیہ کو اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ وہ دین حق کے مقصد کو اپنے سامنے رکھے تا یورپ کے اثرات اور روس کے اثرات اور دوسرے ہزاروں اثرات ان کی نگاہ میں حقیر نظر آنے لگیں۔ اور وہ سمجھیں کہ حقیقی عزت اس کام میں ہے جو خدا نے ان کے سپرد کیا ہے۔

اس کے بعد انصار اللہ مقرر ہیں تاکہ جو خدام میں سے نکل کر ان میں شامل ہوں وہ اس کی حفاظت کریں۔ تمہاری مثال ایسی ہے جو بُور کی حفاظت کرتا ہے اور انصار اللہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بڑے پھل کی نگہداشت کرتا ہے۔ جہاں تک خدام الاحمدیہ کا سوال ہے وہ بہت چھوٹی بنیاد سے اٹھے اور بڑھ گئے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ انصار اللہ نے تنظیم نہیں کی۔ حالانکہ ان کی ترقی کے امکانات زیادہ اور اس کے خطرات کم تھے۔ لالچیں اور حرصیں زیادہ تر نوجوانی میں پیدا ہوتی ہیں۔ بڑھاپے میں انسانی کیریکٹر راسخ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا قدم آسانی سے ڈگمگا نہیں سکتا۔ بہرحال خدام نے خوشکن ترقی کی ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ خدام الاحمدیہ کا دفتر اپنے پاس ایک چارٹ رکھے جس میں دکھایا جائے کہ مجلس کی اس وقت کتنی انجمنیں ہیں کس کس جگہ اس کی شاخیں قائم ہیں اور دورانِ سال ان انجمنوں نے کتنی ترقی کی ہے۔ اگر اس قسم کا ایک چارٹ موجود ہو تو اس کے دیکھتے ہی فوراً پتہ لگ سکتا ہے کہ خدام الاحمدیہ ترقی کر رہے ہیں۔ یا گر رہے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے صدر انجمن احمدیہ کی شاخیں چھ سو اور سات سو کے درمیان چکر کھاتی رہتی ہیں اور اس تعداد میں کبھی اضافہ نہیں ہوا۔ اس کی وجہ درحقیقت یہی تھی کہ کوئی ایسا محکمہ نہیں تھا جو اس امر کی نگرانی کرتا اور دیکھتا کہ انجمنیں کیوں ترقی نہیں کر رہیں۔ پس ہر سال ایک، چارٹ تیار کیا جایا کرے اور پھر اس چارٹ پر شوریٰ میں بحث ہو کہ فلاں جگہ کیوں کمی آگئی ہے یا فلاں جگہ جو زیادتی ہوئی ہے وہ کافی نہیں اس سے زیادہ تعداد ہونی چاہئے تھی۔ یا اگر پچھلے سال خدام الاحمدیہ کے ایک ہزار ممبر تھے تو اس سال بارہ سو کیوں نہیں ہوئے۔ اس وقت دنیا کی آبادی بڑھ رہی ہے اور احمدی بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہے ہیں۔ باہر سے آنے والوں کے ذریعہ سے بھی اور نسل کی ترقی کے ذریعہ سے بھی پس خدام الاحمدیہ کی تعداد ہر سال پچھلے سال سے زیادہ ہونی چاہئے۔ اگر یہ چارٹ سالانہ اس جگہ پر لگا ہوا ہو تو باہر سے آنے والے خدام کو بھی اس طرف توجہ ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد جب بیرونی مجالس میں توجہ پیدا ہو تو اس قسم کا چارٹ چھپوا دیا جائے۔ اس چارٹ میں مختلف خانے بنے ہوئے ہوں جن میں مجالس کی ابتداء سے لے کر موجودہ وقت کے تمام سالوں کی درجہ بدرجہ ترقی یا تنزل کا ذکر ہو۔ اگر تم اس طرح کرو تو یقیناً تم کسی جگہ ٹھہرو گے نہیں۔

(فرمودہ 2۔ دسمبر 1954ء ص 812)

دعا کا غلط طریق

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت میں یہ ایک عادت ہو گئی ہے کہ جب وہ ایک دوسرے کو ملیں گے تو کہیں گے کہ دعا کرنا۔ یہ کہہ کر آگے چل پڑیں گے۔ نہ کہنے والے کے دل میں یقین ہوتا ہے کہ یہ میرے لئے ضرور دعا کرے گا اور نہ سننے والے کے نزدیک یہ بات کوئی توجہ کے قابل ہوتی ہے۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کو بطور رسم اور رواج کے کہہ کر آگے چل پڑتے ہیں۔ جیسے کوئی انسان کسی دوسرے انسان سے ملتا ہے تو اس سے رواج کے طور پر خیریت وغیرہ پوچھتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ رسم کے طور پر ایک دوسرے کو دعا کے لئے کہہ دیتے ہیں۔ اس بات کو اگر بطور رسم کے جاری رکھا جائے تو اس طرح آہستہ آہستہ دعا کی عظمت جاتی رہتی ہے۔ ہمیشہ ایسے آدمی کو دعا کے لئے کہنا چاہئے جس کے متعلق یقین ہو کہ وہ ضرور دعا کرے گا۔ اور جس کے متعلق یقین نہ ہو اسے مت کہو تاکہ دعا کی عظمت لوگوں کے دلوں میں کم نہ ہو جائے۔ اور جن لوگوں کو دعا کے لئے کہا جائے ان کا فرض ہے کہ جس شخص نے ان کو دعا کے لئے کہا ہو اس کے لئے ضرور دعا کریں۔ خواہ کسی رنگ میں اس کا نام لے کر یا مجموعی طور پر جس طرح ممکن ہو۔

کیونکہ ہر چیز انسان کو یاد نہیں رہ سکتی اور خصوصاً ایسے لوگوں کو ہر ایک شخص کا نام یاد نہیں رہ سکتا۔ جنہیں سینکڑوں آدمی دعا کے لئے کہنے والے ہیں۔ اس کے لئے ایک طریق تو یہ ہے کہ جس وقت کوئی شخص دعا کے لئے کہے اسی وقت اس کے لئے دعا کر دی جائے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ مجموعی دعا نام لے کر یا بغیر نام کے کسی دوسرے وقت میں کر دی جائے۔ میں موقعہ کے مناسب دونوں طریق استعمال کرتا ہوں۔ کیونکہ سب درخواست دعا کرنے والوں کے نام یاد نہیں رہ سکتے اس لئے جن کے نام مجھے یاد رہیں ان کے نام لے کر اور جن کے نام یاد نہیں ہوتے ان کے لئے مجموعی طور پر دعا کر دیتا ہوں۔ کہ اے خدا جنہوں نے مجھے دعا کے لئے کہا ہے اور ان کے نام مجھے یاد نہیں تو انہیں ان کی نیک اغراض اور نیک ارادوں میں کامیاب فرما۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک پوری توجہ اور درد نہ ہو دعا کرنے اور کرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اور اگر پوری توجہ نہ ہو تو یہ بھی ایک عادت ہی کہلائے گی۔ جیسے بعض لوگوں کو قسمیں کھانے کی عادت ہوتی ہے ہر بات پر خدا کی قسم کھاتے چلے جاتے ہیں نہ انہیں کوئی قسم کھانے کے لئے کہتا ہے اور نہ ہی کوئی قاضی یا حاکم بیٹھا ہوتا ہے جو انہیں قسم کھانے کے لئے کہے بلکہ وہ بلاوجہ قسمیں کھاتے چلے جاتے ہیں اس طرح قسم کی عظمت اور رعب باقی نہیں رہتا۔ اسی لئے بلاوجہ قسم کھانے سے (دین حق) نے روکا ہے۔ جس طرح بلاوجہ قسم کھانے سے قسم کی عظمت مٹ جاتی ہے اسی طرح بطور عادت ہر انسان کو دعا کے لئے کہنے سے دعا کی بھی عظمت قائم نہیں رہتی ہمیشہ دعا کے لئے کہنے سے پہلے یہ دیکھو کہ کیا وہ شخص جس کو میں دعا کے لئے کہنے لگا ہوں میرے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے کہ اگر میں اسے دعا کے لئے کہوں اس کے دل میں ضرور تحریک ہو گی اور وہ درد کے ساتھ میرے لئے دعا کرے گا۔ اور میری تکلیف اور میرے غم میں شریک ہو گا۔ اگر ایسا ہے تو ایسے شخص کو دعا کے لئے بے شک کہو۔ ورنہ بغیر اس کے تو ایک عادت ہی ہے جیسا کہ قسمیں کھانے والے ایک ہی سانس میں واللہ باللہ۔ تاللہ تین چار قسمیں کھا جاتے میں۔ پس صاحب ایمان کو ایسی باتوں سے اعراض کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں صاحب ایمان کی یہ شان بیان کی ہے کہ لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ پس دعا کے لئے جو میں نے بیان کیا ہے ہمیشہ مدنظر رکھو کہ ایسے شخص کو دعا کے لئے کہو جس کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ اس کے دل میں تمہارے لئے واقعی درد ہے۔ جیسے بیٹا ماں کو دعا کے لئے کہے۔ یا بیوی خاوند کو دعا کے لئے یا ماں بیٹے کو دعا کے لئے کہے یا باپ بیٹے کو یا بیٹا باپ کو دعا کے لئے کہے یا بھائی بھائی کو کہے۔ یا بھائی بہن کو کہے یا بہن بھائی کو کہے۔ یہ ایسے رشتے میں جن میں سے ہر ایک کو دوسرے کے لئے درد ہوتا ہے۔ یا ایسا گہرا دوست ہو کہ جس کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ تمہارے دکھ اور تکلیف میں وہ تمہارے رشتہ داروں کی طرح شامل ہے۔ ورنہ رسمی طور پر دوسرے کو دعا کے لئے کہنا انسان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

(فرمودہ 3۔ نومبر 1945ء)

The TRUTH
THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

یاد ماضی

شاہ لیگوس نے گلوور میموریل ہال لیگوس میں مسلم ایسوسی ایشن آف نائیجیریا کی افتتاحی میٹنگ کی صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ اس موقعہ پر ہزہائی نس اوبا آف لیگوس کے ساتھ سفید ٹوپی والے چیف متعدد الحجاج، امام صاحبان اور نوجوان مسلم خاص طور پر جن کا تعلق لیگوس سے ہے موجود تھے۔ جس سے پتہ چلتا تھا کہ اس میٹنگ میں ہر شعبہ کے لوگ موجود ہیں حاضرین نے اس بات کا پختہ عہد کیا کہ مسلمان نوجوانوں کو زندگی میں کامیابیاں حاصل کرتے ہوئے بلندیوں پر چڑھنے کے لئے ہر ممکن سعی کی جائے گی۔ ہزہائی نس اوبا آف لیگوس نے ان دنوں کی یاد دہرائی جب احمدیہ جماعت کا لیگوس میں قیام ہوا تھا۔ اور انہوں نے بتایا کہ کسی طرح احمدیہ جماعت نے ترقی کی۔ اس سلسلے میں آپ نے ینگ انصار الدین سوسائٹی کا بھی ذکر کیا جب انہوں نے یہ کہا کہ انہوں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ نوجوان مسلمانوں کو سیدھی راہ پر رکھا جائے۔ اور غلط روی سے بچایا جائے تو ہال میں موجود لوگوں نے ان پر داد و تحسین کے ڈونگرے برسائے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں اور یہ ثابت کریں کہ وہ کسی اور قوم کے نوجوانوں سے کسی طرح بھی پیچھے نہیں ہیں اس کے بعد مسلم ایسوسی ایشن نائیجیریا کے اغراض و مقاصد مسٹر بمبوشے نے تفصیل کے ساتھ پیش کئے۔ ان کے بعد مندرجہ ذیل افراد نے تقاریر کیں۔

الحاجہ ایچ ایم شوڈینڈے ایم۔ بی۔ ای
الحاج اے۔ آر۔ سمتھ ایم۔ بی۔ ای

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد سعید احمد لاہور چھاؤنی

محترم میجر جنرل (ر) نسیم احمد صاحب

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہر احمدی میں اس کی روحانی استعداد کے مطابق احمدیت کا نور چمکتا ہے۔ خاکسار کا زندگی بھر کا تجربہ ہے کہ جس احمدی سے بھی رابطہ ہوا اس میں دین حق کی نمایاں جھلکیاں دیکھنے کا موقعہ ملا۔ بعض افراد جماعت سراً و اعلانیہ کی آمیزش کی عمدہ تصویر ہوتے ہیں۔ ان کی شخصیت کا اعلانیہ پہلو تو ہر ایک کو نظر آتا ہے مگر سراً حصہ پر وہ دبیز پردے ڈال دیتے ہیں تاکہ اس کا اجر صرف اپنے خدا سے حاصل کریں۔ ان کے ساتھ شب و روز بسر کرنے والے بھی اس حصہ سے آگاہ نہیں ہوتے۔ ایسی ہی ایک شخصیت مکرم میجر جنرل (ر) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب ماہر امراض چشم کی تھی جن کا انتقال مورخہ 9- اپریل 1996ء کو راولپنڈی میں اچانک ہوا۔

مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب سے میرا تعارف 1965ء میں سیالکوٹ چھاؤنی میں ہوا پھر ملازمت کے سلسلہ میں ہم کئی مقامات پر اکٹھے رہے۔ بطور "ڈاکٹر اور ماہر امراض چشم" تو ایک دنیا انہیں جانتی ہے۔ بطور "احمدی" جماعت احمدیہ کی کثیر تعداد ان سے واقف ہے اس مختصر مضمون میں خاکسار ان کا ذکر خیر بطور "انسان" کرنے کی سعی کر رہا ہے۔

والد محترم مکرم نسیم احمد صاحب کے والد محترم ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو پرانے احمدی جانتے ہیں وہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے امیر رہے ہیں۔ کوئٹہ کے غیر از جماعت ڈاکٹر ان کی بزرگی اور تجربہ کار ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ عوام میں وہ جذبہ ہمدردی کے باعث معروف تھے۔

قریباً 1960ء میں مکرم نسیم احمد صاحب لاہور سے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کر کے اپنے والدین کے پاس واپس کوئٹہ گئے۔ وہاں کے ڈاکٹروں نے انہیں اپنے اجلاس میں بلایا اور بتایا کہ ہم آپ کا بڑی دیر سے انتظار کر رہے تھے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب کوئٹہ کے سب سے بزرگ اور بڑے ڈاکٹر ہیں اور ہماری تنظیم کے صدر ہیں۔ وہ مریض سے صرف ایک روپیہ فیس لیتے ہیں جس کی وجہ سے ہماری فیس خود بخود 50 پیسے رہ جاتی ہے۔ اس میں ہمارا گزارہ نہیں ہوتا۔ برائے مہربانی آپ ان سے گزارش کریں کہ وہ اپنی فیس دو روپے کر دیں تاکہ ہماری فیس ایک روپیہ ہو جائے۔ مکرم نسیم احمد صاحب نے جواب دیا کہ یہ بات آپ خود ان سے کیوں عرض نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی شخصیت اتنی پر وقار ہے کہ ہم جرأت نہیں کر سکتے۔ مجبوراً یہ کام ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کو کرنا پڑا۔

کوئٹہ میں سردیوں کے دن تھے۔ ڈاکٹر نسیم احمد صاحب شام کو اپنے والد صاحب کی کلینک پر حاضر ہوئے کہ موقعہ پا کر اس فریضہ کو انجام دیں۔ وہاں پہنچنے پر دیکھا کہ ان کے والد محترم اکیلے بیٹھے ہیں اور ذکر الٰہی کر رہے ہیں۔ اتنی شدید سردی میں کسی مریض کا گھر سے نکلنا محال تھا۔ ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کو دیکھ کر ان کے والد صاحب نے فرمایا کہ اچھا ہوا تم آگئے ہو اب کلینک بند کر کے گھر چلتے ہیں لیکن پہلے دعا کر لیں۔ ہاتھ اٹھا کر ذرا بلند آواز سے مکرم ڈاکٹر عبداللہ صاحب نے دعا شروع کی کہ اللہ تعالیٰ تیرا شکر ہے کہ آج کوئٹہ کے سب لوگ صحت سے ہیں اور کوئی مریض نہیں آیا۔ اس دعا کے دوران ڈاکٹر نسیم احمد صاحب پریشان ہو گئے کہ یہ کیسے ڈاکٹر ہیں۔ ان حالات میں انہیں اپنا مشن ناکام ہوتے نظر آیا۔ کلینک بند کی اور والد محترم آگے آگے اور ڈاکٹر نسیم احمد پیچھے چلے جا رہے تھے کہ ذہین بیٹے کے دماغ میں فیس بڑھانے کی تحریک کرنے کی ایک اور ترکیب آئی۔ انہوں نے اپنے والد صاحب سے عرض کیا کہ ابا جان آپ کو پیدل چلنے میں تکلیف ہوتی ہے اس لئے آپ کار خرید لیں۔ مقصد یہ تھا کہ جب کار خریدنے کے لئے رقم کا سوال کریں گے تو میں فیس بڑھانے کا مشورہ دے دوں گا اچانک ان کے والد رک گئے اور پیچھے مڑ کر اپنے بیٹے سے فرمایا "میاں نسیم تم میرے خدا کب سے بن گئے ہو جس دن عبداللہ کو کار کی ضرورت ہو گی اس کا مولا کریم اس کا انتظام فرما دے گا" ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کی ذات میں اس جواب نے ہمیشہ کے لئے ایک پاک تغیر پیدا کر دیا کہ احمدی ڈاکٹر کا مقصد حیات کیا ہونا چاہئے یعنی "خدمت انسانیت"

فوری غیبی امداد ڈاکٹر نسیم احمد صاحب نے ایک دفعہ ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ کا سلوک ہر انسان سے علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے اور اپنے متعلق بتایا کہ خدا تعالیٰ راہ مولا میں خرچ کرنے پر فوری طور پر انہیں اجر عطا فرماتا ہے۔ انہوں نے ساری زندگی اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ راولپنڈی کا ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دن چھٹی کے روز ایک مریض آگیا۔ وہ فقیر تھا اور صدر راولپنڈی میں ایک مخصوص جگہ پر بھیک مانگا کرتا تھا۔ مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب نے بیان کیا کہ وہ چھٹی کے روز مریض نہیں دیکھتے تھے مگر چونکہ ملازم نے اسے اندر بٹھا دیا تھا اسے دیکھنا پڑا' انہوں نے مریض کی بیماری کی تفصیلات معلوم کیں تو اس نے بتایا کہ ایک مخیر آدمی جو اسے باقاعدہ خیرات دیتا تھا نے آپ کو دکھانے کا مشورہ دیا کہ آپ کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بہت شفاء رکھی ہے اس لئے چلا آیا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی آنکھوں کا معائنہ کر کے بتایا کہ وہ پیدائشی اندھا ہونے کے باعث لاعلاج ہے۔ اسے ڈاکٹر صاحب کی فیس معلوم تھی اور اس نے وہ پیش کر دی۔ ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف فیس لینے سے انکار کر دیا بلکہ کچھ رقم بطور امداد دیکر رخصت کیا۔ ابھی وہ کلینک سے جانے والے ہی تھے کہ ایک اور مریض آگیا۔ اندریں حالات اسے انکار نہ کر سکے اس کا معائنہ کیا۔ دوسرے مریض نے بعینہٖ اتنی رقم بطور فیس پیش کی جو پہلے مریض کی فیس اور مدد کا مجموعہ تھی۔

مریض کا احترام آجکل ہمارے سماجی حالات اتنے متوازن نہیں کہ معاشرہ میں باہمی حقوق احسن طور پر ادا کئے جائیں۔ مریضوں کو اکثر و بیشتر ڈاکٹروں سے شکوہ ہے کہ باوجود فیس لینے کے مریض عدم توجگی کا شکار رہتے ہیں۔

ایک دفعہ خاکسار راولپنڈی کے فوجی ہسپتال میں آنکھوں کی کسی تکلیف کی وجہ سے ڈاکٹر نسیم احمد صاحب سے آنکھوں کا معائنہ کروا رہا تھا۔ میری باقاعدہ اپائنٹمنٹ تھی۔ اس دوران ان کے پی اے نے آکر بتایا کہ اس وقت کے صدر مملکت اور فوج کے سربراہ کی بیٹی کا فون آیا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کے معائنہ کے لئے پہنچ رہی ہیں میرا معائنہ ابھی شروع ہی ہوا تھا۔ اس صورت حال کے پیش نظر خاکسار نے ڈاکٹر صاحب سے رخصت چاہی۔ جواباً کہنے لگے کہ مریض سب برابر ہوتے ہیں۔ آپ بیٹھے رہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں محترمہ صاحبزادی صدر مملکت تشریف لے آئیں۔ ان کا استقبال کر کے ڈاکٹر صاحب نے انہیں انتظار کی درخواست کی میں ایک مریض کو دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ کا معائنہ کروں گا۔ چنانچہ میرا معائنہ مکمل کر کے انہیں دیکھا۔

استاد کا احترام ایک دفعہ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم جمونی راولپنڈی میں اپنی آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں تشریف لائے اور مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کے زیر علاج تھے۔ نسیم صاحب تعلیم الاسلام سکول قادیان میں محترم ماسٹر صاحب کے شاگرد رہے تھے۔ مکرم ماسٹر صاحب کے اپریشن کے بعد ڈاکٹر نسیم احمد صاحب نے اپنی کوٹھی پر ماسٹر صاحب کے اعزاز میں شاندار عشائیہ کا اہتمام کیا اور راولپنڈی میں مقیم ماسٹر صاحب کے معلوم شاگردوں کو شرکت کی دعوت دی۔ یہ تقریب بہت پر لطف رہی۔ شاگردوں نے خوب سعادت مندی کا اظہار کیا اور مکرم ماسٹر صاحب کو ہم نے اپنے رب کی بے حد حمد کرتے دیکھا کہ ان کے شاگرد دنیاوی لحاظ سے بڑے بڑے عہدوں پر پہنچ کر بھی احمدیت کے خادم ہیں اور ماسٹر صاحب کے سعادت مند شاگرد ہیں۔

دوستوں کا احترام ایک دفعہ میرے ایک محکمانہ ساتھی جو اچھے خاصے متمول تھے نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی والدہ کی آنکھوں کا اپریشن مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب سے بطور پرائیویٹ مریض کے کروایا۔ اس اپریشن کی فیس معقول رقم تھی۔ میرے ساتھی نے بتایا کہ بغیر کسی خاص مقصد کے بر سبیل تذکرہ میں نے ڈاکٹر نسیم احمد صاحب سے ذکر کر دیا کہ میں سعید کا محکمانہ ساتھی ہوں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے فیس لینے سے انکار کر دیا کہ آپ نے ایک دوست کا حوالہ دیا ہے اب میں فیس نہیں لے سکتا اور وہ حیرت میں ڈوب گیا۔ ایسے متعدد واقعات میرے علم میں آئے مگر ڈاکٹر نسیم احمد صاحب نے کبھی خود کسی ایک واقعہ کا مجھ سے ذکر نہیں کیا۔

مالی قربانی ربوہ میں مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کی تدفین کے غالباً دوسرے روز مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب راولپنڈی نے اس عاجز سے ذکر کیا کہ ایک دفعہ ایک خواب کی بنا پر میں نے اپنا تحریک جدید کا چندہ دگنا کر دیا۔ محترم ڈاکٹر نوری صاحب عام طور پر اپنے جماعتی چندہ جات عام شرح سے زیادہ دیتے ہیں لیکن اب انہوں نے اس سے بھی دگنا کر دیا تھا۔ انہیں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس خواب کے ذریعہ ان پر فضل فرمایا ہے اس لئے پوری راولپنڈی کی جماعت میں اب ان کا چندہ سب سے زیادہ ہو گا۔ شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر انہوں نے سیکرٹری مال سے اس کی تصدیق چاہی تو انہیں حیرت ہوئی کہ مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کا چندہ تحریک جدید اب بھی ان سے زیادہ تھا۔ یہ تو لازمی چندہ جات کی بات ہے۔ مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب ہر جماعتی مالی قربانی اور ضرورت پر صف اول میں کھڑے نظر آتے تھے۔ مقامی طوعی ضروریات جماعتی ہوں یا ذیلی تنظیموں کی وہ مانگنے والوں کی توقعات سے بڑھ کر دیتے۔

اخلاق فاضلہ اخلاق فاضلہ کا شعبہ بہت وسیع ہے۔ خاکسار صرف ایک خلق کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ گزشتہ قریباً تیس سالوں میں ڈاکٹر نسیم احمد صاحب سے سینکڑوں ملاقاتیں ہوئیں مگر میں نے ان کے منہ سے کسی کی غیبت نہیں سنی۔ بعض لوگوں سے اکثر احباب کو شکایت ہوتی ان کا ذکر کرتے ہوئے بھی مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب ان کی ایسی خوبی کا ذکر کر دیتے۔ جو عام لوگوں کی نگاہ میں نہیں آتی تھی۔ ان کی نگاہ ہمیشہ خیر اور بھلائی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ماہنامہ احمدیہ گزٹ

ٹورانٹو- کینیڈا

اس وقت ہمارے سامنے احمدیہ گزٹ ٹورانٹو کا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نمبر موجود ہے- جیساکہ ہم سب جانتے ہیں کینیڈا کے امیرو مشنری انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب جو اس گزٹ کے نگران ہیں مدیر مکرم حسن محمد خان صاحب عارف ہیں اور نائب مدیر مکرم ہدایت اللہ صاحب ہادی- گزٹ نہایت اچھے کاغذ پر اور اچھی کتابت کے ساتھ دبیز ٹائٹل کی وجہ سے خاصا خوب صورت لگتا ہے لیکن اس کی سب سے بڑی خوب صورتی یہ ہے کہ ٹائٹل پر انگریزی حصے کی سمت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شبیہ مبارک ہے اور سارا پرچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تعلق ہے- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات بھی درج ہیں اور متعدد مضمون نگار حضرات کے مضامین بھی- ایک مضمون مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہے جس میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ بعض تصدیقی گواہیاں پیش کی گئی ہیں- ان گواہیوں کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابتدائی حالات زندگی- ڈاکٹر سلیم الرحمان کے تحریر کردہ ہیں- خدمت خلق کے سلسلے میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے- اس خدمت خلق کا تعلق زیادہ تر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ہے- مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عالی مقام اور پر شوکت کلام کو مشاہیر کی نظر سے دیکھا ہے اور اسے قلمبند کیا ہے- اس سلسلے میں کئی نام لئے گئے ہیں- مثلاً حکیم برہم گورکھپوری صاحب- خواجہ حسن نظامی دہلوی صاحب- مرزا حیرت دہلوی صاحب- مولانا اشرف علی تھانوی صاحب- چوہدری افضل حق صاحب- اور مولوی محمد حسین صاحب- ان کے علاوہ مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی- مولانا ظفر علی خاں- مولانا ابو النصر آہ دہلوی- علامہ نیاز فتح پوری پروفیسر لارنس ایمی گرانٹ-

اور ان کے علاوہ بعض اخبارات کے بھی حوالے ہیں مثلاً روزنامہ چودہویں صدی- روزنامہ جنرل گوہر آصفی- غرضیکہ یہ ایک خزانہ ہے جو اکٹھا کرکے پیش کر دیا گیا ہے- مکرم محمد ذکریا ورک صاحب نے "جہاں اندر جہاں" کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ ہمارے جسم کے اندر بھی ایک کائنات ہے جو باہر کی کائنات سے کم نہیں- بچوں کا صفحہ ایاز احمد خان صاحب نے ترتیب دیا ہے-

اس شمارے میں مکرم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت کینیڈا کے نام حضرت امام جماعت الرابع کا 96-2-5 کا مکتوب بھی شامل کیا گیا ہے- اس مکتوب میں آپ نے فرمایا ہے کہ (دعوت الی اللہ) کے سلسلہ میں آپ کی رپورٹ محررہ 24- جنوری 1996ء موصول ہوئی- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بھرپور طریق پر کام شروع ہوا ہے- اور کینیڈا کی تمام جماعتوں میں بیداری کے آثار نمایاں ہیں- اللہ تعالیٰ آپ کے پروگراموں میں بے حد برکت ڈالے اور آپ جلد جلد اپنے ٹارگٹ سے آگے بڑھنے کی توفیق پائیں- رمضان المبارک کے مہینہ میں دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دیں اور ساری جماعت کو دعاؤں کی تلقین کریں- جماعتوں کو اور داعیان الی اللہ کو بار بار یاد دہانی اور ان کی رہنمائی اور نگرانی کے لئے موثر نظام قائم کریں- اللہ آپ کی مساعی کو مثمر بثمرات حسنہ فرمائے- آپ کی دعوت الی اللہ ٹیم اچھا کام کر رہی ہے- خدا تعالیٰ انہیں اس دنیا میں اور آخرت میں بہتر جزا دے- اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو-"

ہم بھی اپنے آپ کو اس دعا میں شامل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کینیڈا کو توفیق عطا کرے کہ وہ جلد جلد اپنے ٹارگٹ سے آگے بڑھنے کی توفیق پائے-

جہاں تک اس کے انگریزی حصے کا تعلق ہے اس میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا 4- اگست 1995ء کا ایک خطبہ پیش کیا گیا ہے جس میں جماعت کو صبر اور تحمل کی تلقین کی گئی ہے- اس خطبہ کے بعد مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کا ایک مضمون ہے بارک زئی صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے خاندان کے متعلق بعض حقائق پیش کئے ہیں اور بارک زئی صاحب نے ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بہت بڑے رفیق کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے- بارک زئی صاحب نے ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیروکاروں میں سے بلند قامت علماء کا ذکر کیا ہے- اور یہ بھی کہا ہے کہ برکت ہمیشہ اوپر سے آتی ہے- نیشنل مجلس عاملہ کے اراکین کے نام بھی شائع کردئے گئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ لندن میں تحقیق کے ڈیسک کے لئے ایسے افراد کی ضرورت ہے- مرد و خواتین- جو اس سلسلے میں اپنی کوششوں سے جماعت کو فائدہ پہنچا سکیں-

اس دیدہ زیب گزٹ کے لئے ہم ان تمام حضرات کو جنہوں نے اس کی تیاری میں حصہ لیا ہے تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اسے بیش از پیش مفید سے مفید تر بنانے کی توفیق دے-

(ن- س)

بقیہ صفحہ 4

دیکھتی تھی- بدصورتی اور بدخلقی سے انہیں نفرت تھی- خراب سے خراب منظر میں وہ کوئی حسن کا پہلو نکال لیتے تھے-

بے نفسی ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ روزمرہ کی گفتگو میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا لفظ "میں" ہوتا ہے- مگر مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب اس معاملہ میں استثناء تھے گھنٹوں گفتگو ہوتی- ہر موضوع پر بات کر سکتے تھے مگر اپنی ذات کی نفی کے ساتھ- اپنے دکھ سکھ اپنی ذات تک محدود رکھتے- اگر اپنا ذکر بھی کرتے تو صرف اس حد تک کہ دوسروں نے ان کے ساتھ کیا حسن سلوک کیا- کس سے کس قدر فیضیاب ہوئے- دوسروں کے ان پر کیا احسانات تھے- وہ خود بہت فیض رساں وجود تھے- انسانوں کی خدمت کو وہ عبادت سمجھتے مگر اس کا ذکر کرنا گناہ خیال کرتے تھے- احباب کو ان کی خوشی کے امور پر بروقت مبارکباد دینے میں عام طور پر دقت ہوتی- اکثر تاخیر سے ایسی باتوں کا پتہ چلتا- یہی حال غم کے مواقع کا تھا- اس اخفاء کی عادت کی وجہ سے غالباً ایک وقت اچانک آیا اور ان کے دل میں مزید بوجھ اٹھانے کی قوت نہ رہی- انہوں نے اپنے نفس کو مٹی میں ملا دیا تھا- اس کے برعکس دوسروں کی خوشی اور غمی میں شرکت کرنے میں وہ بہت بیدار مغز تھے- ان معاملات میں کبھی بخل نہیں کیا-

حق شناسی مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب میں ایک بہت ہی قابل قدر خوبی تھی- وہ زندگی میں ہر امر کو احمدیت کی نورانی نگاہ سے دیکھتے تھے- کوئی بات ہو' کوئی واقعہ ہو اس میں انہیں احمدیت کی کوئی نہ کوئی خوبی نظر آتی تھی اور اس کا وہ برملا ذکر کرتے- اس میں انہیں روحانی لذت محسوس ہوتی تھی- اس طرح سے وہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرتے ہوئے قلبی سکون محسوس کرتے تھے-

حقوق العباد حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی وہ منفرد حیثیت رکھتے تھے- اپنے غریب اقرباء سے بے پناہ محبت رکھتے تھے- ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھتے اور اس میں بے حد رازداری ہوتی- دوسرے رشتہ داروں کے حقوق بھی احسن طور پر ادا کرتے- ان کے ایک بھانجے سے جو ایرفورس میں ایک بڑے عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں خاکسار نے تعزیت کی تو بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگے کہ وہ میرے ماموں ہونے کے علاوہ میرے بہترین دوست تھے- میں اپنی ہر مشکل کے وقت ان سے بلاجھجک مشورہ کر لیتا تھا اور وہ میری حتی المقدور مدد کرتے-

آئمہ سے تعلق ہر احمدی امام وقت کا فدائی ہوتا ہے مگر اس محبت کے تعلق کا کوئی پیمانہ نہیں- اس لئے اس میدان میں مقابلہ تو نہیں ہو سکتا- البتہ ہر ایک کی خادمانہ حالت ازدیاد ایمان کا موجب ہوتی ہے- ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کئی وجوہ سے قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر اور ان کے بعد ہمارے پیارے موجودہ امام سے قرب کا تعلق رکھتے تھے- ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے اور دیگر جماعتی نمایاں خدمات کے باعث ان آئمہ کا کئی دفعہ خصوصی قرب نصیب ہوا جسے وہ اپنی خوش نصیبی سمجھتے تھے- ان مواقع پر مشاہدہ کی گئی برکات خداوندی کا ذکر بڑی محبت اور عقیدت سے کرتے جو سننے والوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوتا- بزرگان سلسلہ سے بھی ان کا ذاتی تعلق تھا اور ان کی صحبت صالح سے فیضیاب ہوتے اور دوسروں کو کرواتے-

توکل یہ دنیا ہزار بلاؤں کی جگہ ہے- ہر انسان پر عسر اور یسر کے دور آتے رہتے ہیں- مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کوئی استثناء نہ تھے مگر انہیں ہر موقعہ پر اپنے خدا پر بھروسہ اور توکل ہوتا- وہ ہمیشہ پر وقار رہے- اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے ان کی نگاہ انسانوں کی طرف نہ اٹھتی تھی- وہ اپنے خدا سے مدد کے طلبگار ہوتے-

یہ جذبات ان کی وفات پر ان کی بیگم اور بچوں میں بھی دیکھنے میں آئے- ربوہ میں جنازہ اور تدفین کے وقت ان کے دونوں بیٹوں کو تمام انتظامات کرتے دیکھا- ان کے صبر اور خدا پر توکل کو دیکھ کر میں حیرت میں ڈوب گیا- میری اہلیہ نے ایسا ہی مشاہدہ ان کی بیگم اور بیٹی کے متعلق کیا- ڈاکٹر صاحب کی وفات اچانک اور بالکل غیر متوقع ہوئی تھی- اس قسم کی وفات بڑے صابر انسانوں کے اوسان خطا کر دیتی ہے خاص طور پر جبکہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی زندگی میں ہر قسم کی ذمہ داری اپنے اوپر لے رکھی تھی اور ان کے اہل و اعیال ان سے ایک طرح سے بے نیاز یا بے خبر تھے- اللہ تعالیٰ ان سب کا اور دیگر لواحقین کا حافظ و ناصر ہو- یہ جانے والے کی تمام خوبیوں کے وارث ہوں اور ان کو حسنات کو زندہ رکھنے والے ہوں- ان کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں- مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کو اگلے جہاں میں ان کی طرف سے خوشیاں پہنچتی رہیں- انہوں نے تمام زندگی ایک مخلص انسان کے طور پر گزاری 'انسانیت کی خدمت میں گزاری- اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین-

---

خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے-
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

پاک افغان تعلقات میں بہتری کے آثار

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کے درمیان بہتری کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ پاکستان کے سفارت خانے کو کابل میں آگ لگائی گئی تھی اور سفیر موصوف اور دیگر افراد پر حملہ کیا گیا تھا اور ایک شخص ہلاک بھی ہو گیا تھا۔ پاکستان اس کے بعد سے یہ مسلسل یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ افغانستان اپنی اس حرکت کی معافی مانگے اور سفارت خانے کی عمارت کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کرے۔

اسلام آباد کا دورہ کرنے والے افغانستان کے چھ رکنی وفد نے پاکستانی حکام سے بات چیت کے بعد اصولی طور پر ان تمام مطالبات کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ایک سینیئر افسر نے بتایا ہے کہ افغان وفد نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ وہ سفارت خانے کو جلائے جانے کا معاوضہ دیں گے۔ عمارت تعمیر کر کے دیں گے۔ اور عارضی طور پر کابل میں سفارتی عملہ کو رہائش گاہ فراہم کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ افغانستان نے سرکاری طور پر اس مطالبے کا جواب دیا ہے۔ اور سفارتی تعلقات کی بحالی کے لئے پاکستان کے مطالبات کو تسلیم کیا ہے۔

پاکستان کے سفارت خانے پر گزشتہ ستمبر میں حملہ کر کے اسے توڑ پھوڑ دیا گیا تھا اور آگ لگا دی گئی تھی۔

افغان وفد کے ساتھ دو گھنٹے کی بات چیت اسلام آباد میں ہوئی۔ پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے مذاکرات کی قیادت کی ان کے ساتھ وزارت خارجہ کے سیکرٹری اور افغانستان میں پاکستان کے سفیر قاضی ہمایوں اور دیگر اعلیٰ افسران بھی شامل تھے۔ افغان وفد کی قیادت وزیر ٹرانسپورٹ عبد الغفار صائم کر رہے تھے۔

افغان وفد نے پاکستان پر زور دیا کہ وہ افغانستان میں امن کے قیام کے لئے زیادہ سرگرم کردار ادا کرے اور معاملے کو مذاکرات کی میز پر لا کر حل کرنے میں مدد دے۔

ایک افسر نے کہا کہ اس ماہ کے آخر میں علاقائی تعاون کی تنظیم ایکو کے سربراہی اجلاس کے دوران صدر فاروق لغاری اور افغان صدر برہان الدین ربانی کے درمیان ون ٹو ون ملاقات کا امکان اب روشن ہو گیا ہے۔ یہ سربراہی ملاقات اشک آباد میں ہوگی۔

آٹھ ماہ کے تعطل کے بعد دونوں ملکوں میں رابطے کے بارے میں وزارت خارجہ کے ایک اعلیٰ افسر نے بتایا کہ بظاہر دونوں ممالک صحیح خطوط پر کام کر رہے ہیں۔ پاکستان کی تجاویز مان لی گئی ہیں اور محض رقوم کی ادائیگی کا طریق کار طے کرنا باقی رہ گیا ہے۔ تاہم جب افسر موصوف سے پوچھا گیا کہ کیا پاکستان کی طرف سے بھی اس ضمن میں کوئی وفد افغانستان بھیجا جائے گا تو انہوں نے اس کا قطعی جواب دینے سے معذوری ظاہر کی۔

افسر نے بتایا کہ پاکستان' ازبکستان' تاجکستان اور ترکمانستان کے ساتھ ایک ٹرانسپورٹ ایگری منٹ کر رہا ہے اور یہ راستہ افغانستان سے ہو کر گزرتا ہے۔ اس کے تحت آئل اور گیس کی پائپ لائنیں بھی بچھائی جائیں گی۔ اس وجہ سے پاکستان نے افغان وفد کو پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ اور اس ضمن میں پہل کرنے کا کام پاکستان کی طرف سے کیا گیا تھا۔ جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا افغانستان کی طرف سے بھی کوئی مطالبہ کیا گیا ہے تو انہوں نے اس کا جواب نفی میں دیا۔

افغان وفد کے سربراہ نے دونوں ملکوں کے درمیان رابطے کو برقرار رکھنے اور تجارتی اور تیکنیکی میدان میں تعاون کرنے پر زور دیا۔

○○○

نیلسن منڈیلا کی مشکلات

27 سال تک جیل میں اپنی جوانی گزارنے کے بعد نیلسن منڈیلا جنوبی افریقہ کے صدر منتخب ہوئے اور ملک میں نسل پرستی کا ظالمانہ نظام ختم کر دیا تھا۔ جب ملک میں نسل پرستی کا عروج تھا اس وقت کالوں اور گوروں میں برابر کے حقوق قائم کرنے کے متمنی بین الاقوامی سرمایہ کاروں سے درخواست کرتے تھے کہ وہ جنوبی افریقہ میں سرمایہ کاری نہ کریں تاکہ نسل پرستی پر مبنی حکومت کی طاقت میں اضافہ نہ ہو جائے۔ اب یہی لوگ بین الاقوامی سرمایہ کاروں سے درخواست کر رہے ہیں کہ وہ اس ملک میں سرمایہ کاری کریں مگر ان کی کوششیں ابھی تک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکی ہیں۔

دراصل سرمایہ کاروں کو جنوبی افریقہ کی اقتصادی صورت حال پر بھروسہ نہیں رہا ہے۔ ملک کے سکے رانڈ کی قیمت میں ڈالر کے مقابلے میں حال ہی میں مزید کمی کی گئی ہے۔ 18 فیصد کمی کا یہ واقعہ سرمایہ کاروں کی پریشانی کا موجب بن گیا ہے۔ اور ملکی استحکام کو دوسرا خطرہ ملک کے نئے دستور کی تیاری پر ہونے والا شور شرابا ہے۔ اگر اس پر قومی اتفاق رائے نہ ہوا تو پھر ریفرنڈم کرایا جائے گا۔

جنوبی افریقہ کے ریزرو بینک نے بتایا ہے کہ 1995ء میں ترقی کا معیار 5ء3 فیصد تھا۔ لیکن

باقی صفحہ 7 پر

ڈاکٹر ساجدہ داؤد

بچے کی شخصیت اور والدین کا کردار

عام زندگی میں والدین' اساتذہ اور بچے کے دوستوں کا رویہ ہی بچے کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور اگر بچے کی نفسیات' اس کی سوچ اور اس کی شخصیت کو نظر انداز کر کے اس سے برتاؤ کیا جائے تو بعض اوقات بچے کی شخصیت اس حد تک مسخ ہو جاتی ہے کہ پھر ماہرین نفسیات بھی اس کو صحت مند زندگی کی طرف لانے میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

ہمارے رویے کا ہر بچے پر مختلف اثر ہوتا ہے۔ ایک حساس بچے پر معمولی ڈانٹ جو گہرا اثر کرتی ہے۔ ایک غیر ذمہ دار اور لاپرواہ بچے پر وہ اثر مار پیٹ سے بھی نہیں ہوتا۔ لہذا ہمارا رویہ بچوں کی تربیت میں حقیقت پسندانہ اور ذمہ دارانہ ہونا چاہئے۔

میں اپنے اردگرد بہت سے ایسے والدین کو جانتی ہوں۔ جن کی زندگی میں بچے کی پیدائش کوئی تبدیلی نہیں لاتی۔ وہ پہلے کی طرح لڑتے جھگڑتے اور اپنی زندگی میں مگن رہتے ہیں۔ گویا وہ جسمانی طور پر تو والدین بن جاتے ہیں مگر شعوری طور پر ان کی زندگی میں پیدا ہونے والے بچے کی کوئی حقیقت اور اہمیت نہیں ہوتی۔ بچہ ان کے لئے ان چاہا تحفہ ہوتا ہے۔

اس کی وجہ عام طور پر کم عمری کی شادیاں ہیں۔ جبکہ والدین ابھی خود ناسمجھ بچے ہوتے ہیں۔ دوسرے ہمارے ہاں اس بات کا رجحان بہت کم ہے کہ والدین آنے والے بچے کے استقبال کے لئے کچھ تیاری کریں۔ بچوں کی پرورش اور درست تربیت کے طریقے جاننے کی کوشش کریں۔ اور کوئی جامع اور درست منصوبہ بندی کر سکیں۔ لہذا ایسے والدین بھی جو بچوں کی پرورش میں کافی سنجیدہ ہوتے ہیں۔ بچے کو اپنی تجربہ گاہ سمجھ لیتے ہیں۔ والد بچے کو کچھ سکھانا چاہتے ہیں والدہ کچھ سکھانے کی کوشش کرتی ہیں۔ لہذا بچہ شروع ہی سے ایک متضاد ماحول کا شکار ہو جاتا ہے۔

یوں تو بہت سی باتیں رویے اور عوامل بچے کی شخصیت کو بنانے یا بگاڑنے میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ لیکن میں چند ایسی باتوں کا ذکر کرنا چاہتی ہوں جو والدین سے متعلق ہوتی ہیں۔ کیونکہ بچے کی شخصیت کی تعمیر میں والدین کا کردار بہت اہم ہے۔ اور اس کی اہمیت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

1 پہلی بات اگر والدین میں ذہنی ہم آہنگی نہ ہو تو ان کا آپس میں رویہ انتہائی خود غرضانہ ہوتا ہے۔ خاوند ہر غلطی اور نقصان کا ذمہ دار بیوی کو ٹھہراتا ہے اور بیوی خاوند کو۔ ایسے گھروں میں بچے شٹل کاک بن کر رہ جاتے ہیں۔ ایسا ماحول بچے کی شخصیت پر بہت خوفناک اثرات مرتب کرتا ہے۔

2 پڑھے لکھے والدین اگر اپنے باہمی اختلافات کا اظہار برملا نہ بھی کریں تو وہ لاشعوری طور پر ایک دوسرے کو غلط اور کمتر ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ والد بچے کو جو بنانا چاہتے ہیں یا جو توقعات رکھتے ہیں۔ والدہ کی توقعات بچے سے بالکل اس کے برعکس اور متضاد ہوتی ہیں۔ لیکن بچہ دونوں سے محبت کرتا ہے اور دونوں کی توقعات پوری کرنے کی کوشش میں خود بالکل تقسیم ہو کر رہ جاتا ہے یعنی والدین کی متضاد خواہشات اور توقعات میں بچے کی اپنی شخصیت قربان ہو جاتی ہے۔

3 اسی طرح والدین کے قول و فعل میں تضاد سے بچے کا معصوم ذہن تقسیم ہو جاتا ہے اور ایک تقسیم شدہ ذہن کبھی بھی درست اور با اعتماد فیصلے نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہمیشہ بچوں کے سامنے واضح رویہ اپنانا چاہئے۔ یہ درست نہیں کہ آپ بچے کو تو سچائی کی تلقین کریں اور خود اس کے سامنے ہی جھوٹ بولیں۔ یاد رکھیں بچہ آپ کی مصلحت کو نہیں سمجھتا وہ تو صرف اتنا جانتا ہے کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ یقین کر لیتا ہے کہ والدین کا یہ جملہ کہ "ہمیشہ سچ بولو" صرف پرچار کے لئے ہے عمل کے لئے نہیں۔

4 یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بچے کی اچھی تربیت میں ماں اور باپ دونوں اہم ہیں۔ لہذا بچے کی زندگی سے کسی ایک کی عارضی یا مستقبل غیر حاضری اسے عدم تحفظ اور احساس محرومی کا شکار بنا دیتی ہے۔ کبھی تو وہ خود کو تباہ کر لیتا ہے اور کبھی معاشرے کو اپنی محرومیوں کا ذمہ دار سمجھ کر انتقام کی راہ اختیار کرتا ہے۔ یورپ میں ایسے ننھے مجرموں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ جس کی بڑی وجہ گھروں کا ٹوٹنا ہے۔

5 اسی طرح جھوٹی انا کے خول میں بند والدین بھی بچوں کو مشکل میں ڈال دیتے ہیں وہ ہر معاملے میں بچوں پر اپنی مرضی ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بچوں کے لباس کا رنگ اور ان کے بالوں کے سٹائل تک کو اپنی مرضی اور پسند کے مطابق دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے والدین بچوں کو اپنی ملکیت خیال کرتے ہیں۔ اور ان کی انفرادی پسند و ناپسند اور شخصیت کی پرواہ کئے بغیر ان پر اپنی مرضی ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے بچے ساری عمر والدین کی انگلی پکڑ کر چلنا چاہتے ہیں۔ ان میں اس حد تک اعتماد کی کمی ہوتی ہے کہ وہ کوئی چھوٹا سا فیصلہ بھی خود نہیں کر سکتے۔

6 ان سب باتوں کے علاوہ اکثر بچے اپنے والدین کے شعوری اور بعض اوقات لاشعوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتقامی جذبات کا بھی شکار ہوتے ہیں۔ دفتر سے ڈانٹ کھا کر آنے والا باپ ہمیشہ اپنا غصہ بیوی بچوں پر اتارتا ہے۔ اسی طرح بیوی خاوند کی زیادتیوں کا انتقام بچوں سے لیتی ہے۔ میاں بیوی کے آپس کے جھگڑوں میں غصہ ہمیشہ بچوں پر اترتا ہے۔ لہٰذا ایسا کرتے وقت ہمیں اپنے طرز عمل کا جائزہ لینا چاہئے۔

7 حدیث شریف ہے کہ اپنی اولاد کے ساتھ تکریم سے پیش آؤ۔ بچوں کے ساتھ برتاؤ میں ہمیشہ ان کی عزت نفس اور جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ جہاں بچے کو غلطی پر معذرت کرنا سکھائیں وہیں خود اس کا عملی مظاہرہ بھی کریں۔ میں نے اکثر والدین کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی غلطی یا زیادتی پر بچے سے معذرت کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ ایسا کرنے سے میں نہیں سمجھتی کہ ان کی عزت اور شان میں کوئی کمی آجائے گی۔ بلکہ وہ اپنے بچوں کی نظر میں زیادہ رحم دل اور معتبر ہو جائیں گے۔ اور بچہ یہ یقین کرلے گا کہ والدین ہمیشہ اسے درست راہ پر لے جانا چاہتے ہیں۔ دوسری صورت میں وہ آپ کو غیر منصف خیال کرے گا۔

بہت سے والدین بچوں کے بگڑ جانے کا شکوہ کرتے نظر آتے ہیں وہ جہاں بیٹھتے ہیں اپنے بچوں کی برائیاں کرنے لگتے ہیں۔ ہمیشہ دوسروں کے بچوں کو زیادہ فرمانبردار سمجھتے ہیں۔ مگر کتنے والدین ہوں گے جو بچوں کے بگڑنے میں اپنی ذمہ داری قبول کریں اور بتائیں کہ ان کے کس غلط فیصلے اور رویے نے ان کے بچے کو ان سے دور کر دیا ہے۔

ارشاد باری ہے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو قتل سے مراد بچے کی جسمانی موت ہی نہیں بلکہ اس کی روح اور شخصیت کی موت بھی ایک قتل ہے۔ جسمانی موت تو صرف ایک مرتبہ آتی ہے مگر اپنی مردہ شخصیت کی لاش کا بوجھ انسان کو ساری عمر اٹھائے رکھنا پڑتا ہے۔

بچے کی تربیت کرتے وقت اس کی شخصیت کو اجاگر کیجئے نہ اس کا گلا گھونٹنے کی کوشش کریں۔ بچہ تو گوندھی ہوئی مٹی کی مانند ہوتا ہے آپ اسے جو چاہیں شکل دے لیں۔ لیکن سخت ہاتھ شکل کو مسخ کر دیں گے اور زیادہ نرم ہاتھ اس میں بدنما جھول پیدا کر دیں گے۔ اس لئے سانچہ درست ہونا ضروری ہے۔ والدین بچے کے لئے ایک سانچہ ہوتے ہیں۔ اگر سانچہ خوبصورت اور متوازن ہے تو اس سانچے میں تربیت پانے والا بچہ خود بخود خوبصورت اور متوازن شخصیت کا مالک ہوگا۔

بقیہ صفحہ 6

امید کی جارہی ہے کہ 1996ء میں یہ شرح بڑھ کر چار فیصد تک پہنچ جائے گی۔ 1970ء کی دہائی کے بعد افراط زر میں یہ سب سے زیادہ اضافہ ہے۔ اس وقت افراط زر 7 فیصد ہے۔ بجٹ کا خسارہ 1993ء میں 8ء5 فیصد تھا اب امید ہے کہ کم ہو کر 1ء5 فیصد رہ جائے گا۔

افریقن نیشنل کانگرس کی حکومت نے ملک کی ترقی کے لئے کئی منصوبے شروع کئے ہیں۔ جن میں رورل ہیلتھ سنٹروں کا قیام سب سے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ حکومت جو منصوبے بروئے کار لارہی ہے اس سے قومی آمدنی میں 6 فیصد اضافہ متوقع ہے۔ حکومتی ٹارگٹ کے مطابق یہ منزل 2000ء تک حاصل ہو جانی چاہئے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

اور مولوی نسیم سیفی چیف احمدیہ مشنری اور الفا اے۔ آر۔ بی۔ جوسے۔

اس موقعہ پر ایسوسی ایشن کی مدد کے لئے تقریباً ایک سو پونڈ کی رقم جمع ہوئی اور چار سو پونڈ سے زیادہ کے وعدے کئے گئے۔ مسٹر بمبوشے نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور الحاج وائی۔ ای۔ شوڈینڈرے نے اختتامی اجتماعی دعا کروائی۔ اس دعا سے پہلے شاہ لیگوس رخصت ہو چکے تھے چنانچہ ان کی جگہ چیف امام ایم۔ بی۔ آگسٹو نے صدارت کے فرائض انجام دئے۔

یہ رپورٹ دی ٹروتھ کے 9۔ جنوری 1959ء کے پرچے میں شائع ہوئی۔

بقیہ صفحہ 1

دیتے تھے۔ بعض بھوکے ہیں وہ اپنی بھوک کو ظاہر ہونے دیتے ہیں تاکہ کوئی دیکھے اور پہچانے۔ بعض غریب ہیں جو اپنے کپڑوں کے گندے رکھنے سے پھٹے پرانے رکھنے سے اپنی غربت کو ظاہر کر دیتے ہیں۔ بعض غریب ہیں جو روزانہ دھو لیتے ہیں، سلائی سلیقے سے کرتے ہیں، سمٹ کر رہتے ہیں، کوشش کرتے ہیں کہ ہماری غربت کا حال ظاہر نہ ہو۔ پس اللہ کی خاطر غریب نہ ہو جانے والے بندوں سے کچھ نہیں چاہتے تھے۔ اس وجہ سے سب دنیا کے بندوں نے یہ گواہی دی کہ یہ تو ضرورت ہی کوئی نہیں، آرام سے بیٹھا ہوا ہے، ہنستا کھیلتا، روزمرہ کی زندگی گزار رہا ہے، اس کو کیا ضرورت ہے۔

مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جاہل جو سمجھتے رہیں تو ان کی نشانیوں سے، ان کے چہروں کی علامتوں سے جانتا تھا کہ بھوکے ہیں (-) کچھ انہوں نے لوگوں سے چمٹ کر مانگا تھیں کہ ہماری ضرورت پوری کرو۔ یہ عادت ہی ان کو نہیں تھی۔ یہ ذکر کر کے فرماتا ہے پھر وہی بات (-) تم جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کرو گے اس کی نظر میں ہوگا۔ اب یہاں نظر کی بات کی ہے پہلے نہیں کی تھی۔ پہلے بھی یہی مضمون دو دفعہ ذکر ہو چکا ہے لیکن وہاں خدا کی نظر کی بات نہیں کی۔ بات یہ ہے کہ جیسے لوگوں کا ذکر ہے ان لوگوں کی جو خدمت کرے گا وہ بہت ہی جاہل ہو گا اگر دکھا کر کرے۔ جو خدا کی خاطر چھپ گئے اور انہوں نے اپنی غربت کو دنیا سے چھپا لیا ان کو اگر کوئی اعلانیہ دے تو بڑا ہی جاہل ہو گا بلکہ اس میں ایک کمینگی کی علامت پائی جاتی ہے۔ وہ بتا رہا ہے کہ گویا (اللہ پناہ دے) ہم تمہارے محسن ہیں اور جو انہوں نے چھپایا ہوا تھا اپنی غربت کو وہ دنیا کے سامنے ظاہر کرنے والا ہو گا۔

پس جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے (-) اس پہلو سے خدا کے علیم ہونے کا ذکر بہت ہی پیارا اور موزوں ہے کہ اللہ سے تو چھپنا ہے ہی نہیں۔ (-) کہ خدا کی خاطر کون غریب بنے بیٹھے ہیں تو اللہ کو نہیں پتہ لگے گا کہ اس کی خاطر کون چھپ چھپ کے دیتا ہے۔ فرمایا جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے جان لو کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا علم ہے اس سے چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔

(از خطبہ 11۔ اگست 1995ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب صدر محلہ دار العلوم غربی (ب) ربوہ لکھتے ہیں۔

محترمہ غلام جنت بی بی صاحبہ زوجہ امام بخش خان صاحب والدہ محترم ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ 17۔ اپریل 1996ء کو بعمر 90 سال وفات پا گئیں۔ آپ نہایت مخلص احمدی خاتون تھیں۔

ان کا جنازہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے "بیت المہدی" میں بعد ظہر پڑھایا۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی جس کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

(یہ اعلان غلط شائع ہو گیا تھا اس لئے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ مئی میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "سوچنے کی باتیں" (حصہ دوم) مقرر کی گئی ہے۔

○ جن اضلاع میں ابھی تک مربیان اطفال کا تقرر نہیں ہوا۔ وہاں تقرر فرما کر جلد مطلع فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

اعلان گمشدگی رسید بکس

○ صدر انجمن احمدیہ کی تین عدد رسید بکس نمبر 4597 رسید نمبر 1 تا 64 مستعمل شدہ از جماعت احمدیہ بھمر ضلع لاہور اور رسید بکس نمبر 8691 نمبر 11400 (غیر مستعملہ) دارالنصر وسطی ربوہ گم ہو گئی ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان رسید بکس کے بارہ میں علم ہو جائے تو نظارت مال آمد میں اطلاع دیں۔

نیز ان رسید بکس پر کسی صاحب کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرماویں۔

ایڈیشنل ناظر مال آمد۔ ربوہ

پتہ درکار ہے

○ محترمہ امتہ الحی صاحبہ اہلیہ حافظ عبدالغفور صاحب عزیز آباد کراچی وصیت نمبر 22235 کا رابطہ دفتر وصیت سے نہیں ہے۔ برائے مہربانی موصیہ خود پڑھے یا ان کے عزیز و اقارب کو اس کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمائندہ "الفضل" کا دورہ برائے

اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل اپنے دورہ کے دوران جھنگ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ، ملتان، لودھراں، خانیوال کے دورہ پر جارہے ہیں احباب جماعت اور عہدیداران جماعت احمدیہ سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ایک مشورہ

○ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے ہینڈ بیگ یا پرس میں ایک چٹ اپنے پتہ کی ضرور رکھیں تاکہ اگر خدانخواستہ گم ہو جائے تو جن صاحب کو ملے وہ بغیر تردد آپ تک پہنچا سکیں۔

اگر آپ کی گمشدہ چیز دس پندرہ دن تک بھی آپ تک یا صدر عمومی صاحب کے دفتر میں نہیں پہنچی تو اس کے بعد اس کے ملنے کا امکان کم ہے بلکہ شائد بالکل ہی نہیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کے عام انتخابات میں شکست کھانے کے بعد کانگرس آئی نے اس عزم کا اعلان کیا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کو اقتدار میں نہیں آنے دیں گے۔ وزیراعظم نرسیما راؤ نے اپنی کابینہ کے آخری اجلاس کے بعد صدر شنکر دیال شرما کو لوک سبھا (قومی اسمبلی) توڑنے کی سفارش کر دی اور اس کے بعد اپنا استعفیٰ بھی بھارتی صدر کے حوالے کر دیا۔ بتایا گیا ہے کہ اگرچہ کانگرس نے اپوزیشن میں بیٹھنے کا فیصلہ کر لیا ہے تاہم وہ بائیں بازو اور اعتدال پسندوں کے اتحاد کی حمایت کرے گی تاکہ انتہا پسند ہندو سیاسی پارٹی بھارتیہ جنتا پارٹی کو اقتدار میں آنے سے روکا جا سکے۔

○ بھارتیہ جنتا پارٹی ہندوستان کے عام انتخابات میں واحد بڑی سیاسی پارٹی کے طور پر ابھر کر سامنے آ گئی ہے اس پارٹی کو 200 تک نشستیں حاصل ہونے کی توقع ہے تاہم 543 کے ایوان میں اس کو سادہ اکثریت حاصل نہیں ہو سکی۔ جس کی وجہ سے وہ تنہا حکومت نہیں بنا سکتی۔

○ بھارتی دارالحکومت دہلی میں نئی حکومت کے قیام کے لئے وسیع پیمانے پر جوڑ توڑ شروع ہو گیا ہے۔ بائیں بازو اور اعتدال پسند گروپ کی حمایت کرنے کا اعلان کانگرس نے کر دیا ہے۔

○ پاک فوج کے سابق سربراہ جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ بی جے پی کی کامیابی سے پاکستان کی سلامتی کو نیا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

○ امریکی کانگرس نے کہا ہے کہ بی جے پی کی کامیابی کی اصل وجہ اس کی واضح ایٹمی پالیسی ہے۔ پرتھوی میزائیلوں کی تنصیب کا اعلان کرنے والی بھارتیہ جنتا پارٹی نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان خلیج سے فائدہ اٹھایا۔ فرقہ وارانہ سیاست اور علاقائی پارٹیوں کے فروغ کے باعث کانگریس کی حمایت میں کمی ہوئی ہے۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت نے الیکشن جیتنے کے لئے پاکستان میں دھماکے کرائے لیکن اس کو ان دھماکوں کی سزا ملی اور کانگرس انتخاب ہار گئی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت محرم کے موقع پر 300 تخریب کار پاکستان بھیجنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تفتیش کے پرانے طریقوں سے فائدہ اٹھایا جائے گا جو تھانیدار کھوجی کی خدمات حاصل نہیں کرے گا وہ فارغ کر دیا جائے گا ڈی سی اور پولیس افسر باہر نکلیں۔ انہوں نے کہا کہ دوروں کی میں خود پڑتال کروں گا۔

○ وائس آف امریکہ نے پیشگوئی کی ہے کہ بھارت میں دو سال کے بعد پھر انتخابات ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ انتخابات کے بعد بننے والی کمزور حکومت زیادہ دیر نہیں چل سکے گی۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے اعلان کیا ہے کہ کرپشن کے خاتمے کے لئے پارلیمنٹ میں آ کر ہی کردار ادا کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عہدیداروں کا انتخاب الیکٹرول کمیشن کرے گا میں خود نامزدگی نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بدعنوان افراد سے لوٹی ہوئی رقوم واپس لیں گے۔

○ بعض سیاسی شخصیات نے عمران خان سے رابطہ قائم کر لیا ہے ان میں قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کے علاوہ مخدوم خلیق الزمان بھی شامل ہیں۔

○ نیویارک ٹائمز نے تبصرہ کیا ہے کہ بے نظیر بھٹو کی مقبولیت 20 فیصد کم ہو چکی ہے۔ اخبارات بھی ان کی حمایت ترک کر چکے ہیں۔ بے نظیر کے اقدامات صحافت دشمنی ہیں۔ بے نظیر کی حمایت کی وجہ سے پاکستان میں امریکہ کو بھی ہدف تنقید بنایا جا رہا ہے۔

○ بی جے پی کے وزارت عظمیٰ کے امیدوار اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ہم حکومت بنانے کے لئے ہارس ٹریڈنگ نہیں کریں گے۔

○ بھارت کے انتخابی نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے مسلم لیگ (ن) کے بعض لیڈروں نے کہا ہے کہ اگر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) برسراقتدار آئی تو پاکستان اور بھارت کے درمیان سرحدی کشیدگی بڑھ جائے گی۔ کانگرس لبرل اور سیکولر جماعت ہے اس کی حکومت پاکستان کے لئے بہتر ہو گی۔ بی جے پی دفاعی بجٹ بڑھا دے گی۔

○ امریکہ کی حکومت نے ان خبروں پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے کہ بھارتی سفارت خانے کے ارکان نے امریکی کانگرس کے ارکان کو رشوت دی ہے۔ عطیات وصول کرنے والے امریکی کانگرس کے ارکان وہ ہیں جو براؤن ترمیم کی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ بھارتی وکیل نے اعتراف کیا ہے کہ اس نے ہزاروں ڈالر سفارت خانے سے لے کر ارکان کانگرس کو عطیات دیئے۔

○ پشاور ہائی کورٹ نے توہین رسالت کے الزام میں دو ملزموں کی سزائے موت منسوخ کر دی ہے فاضل عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ ان پر الزامات ثابت نہیں ہو سکے۔ بی بی سی نے اس فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو توہین رسالت کا قانون تبدیل کرنا چاہتی ہیں لیکن مذہبی عناصر کی مخالفت کی باعث وہ ایسا نہیں کر سکیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے سویڈن کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر میں مرد ہوتی تو اپوزیشن میں اتنا زہر نہ ہوتا۔ عورت ہونے کا ایک یہ بھی نقصان ہے کہ میں مردوں کی طرح تیتر اور مرغابی کا شکار نہیں کھیل سکتی۔ انہوں نے کہا میرے والد مجھے سیاستدان بنانا چاہتے تھے تاکہ نہرو کی طرح اپنی بیٹی پر فخر کر سکیں۔

○ بم دھماکے روکنے کے لئے پنجاب حکومت نے فوج سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ اجلاس میں یہ قرار دیا گیا کہ ان دھماکوں میں بھارتی ایجنسی "را" ملوث ہے۔ ابتدائی طور پر فوج سے 100 سے زیادہ سراغ رساں کتے حاصل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ بھارت نے سیاچن گلیشیئر پر اپنے نقصانات کا بدلہ لینے کی ٹھان لی ہے۔ بھارت نے اس جگہ پر اپنی فوج کی نقل و حرکت میں اضافہ کر دیا ہے۔ موسم تبدیل ہوتے ہی بھارت کے چیتا ہیلی کاپٹروں اور اے این 32 ٹرانسپورٹ طیاروں کی پرواز میں اضافہ ہو گیا ہے۔ بھارت نے مزید تازہ دم فوجی بھی سیاچن پر بھیج دیئے ہیں۔ سیاچن پر غیر اعلانیہ جنگ میں شدت آ رہی ہے۔

○ حیدر آباد کی بلیلی نہر میں کشتی ڈوب جانے سے اندیشہ ہے کہ 9۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ بھارت کی ڈاکوؤں کی ملکہ پھولن دیوی پارلیمنٹ کا انتخاب جیت گئی ہے۔

○ عمران خان کہا ہے کہ میں بھٹو کی غلطیاں دوہرانے کی بجائے ان سے سبق سیکھوں گا۔ انہوں نے کہا کہ صالح اور نیک سیاستدانوں کو تحریک میں شامل کیا جائے گا۔ اٹک میں آمد پر عمران خان کا شاندار استقبال کیا گیا۔

○ ایم کیو ایم کے ترجمان اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی اب حکومت کی بجائے دوسری جماعتوں سے مذاکرات کرے گی۔

○ ماہر قانون ڈاکٹر عبدالباسط نے ایک کتابچہ شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو کو سزا دینے کے لئے ضیاء الحق نے عدلیہ کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ اس کیس کی دوبارہ سماعت ہونی چاہئے۔ انہوں نے اس کتابچہ میں بعض نئے نکات بھی پیش کئے ہیں۔ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ بھٹو کیس کا فیصلہ اس مواد کی بناء پر کیا گیا تھا جو سپریم کورٹ کے سامنے پیش کیا گیا تھا اب 17 سال کے بعد ڈاکٹر عبدالباسط کو نئے نکات کہاں یاد آ گئے ہیں۔

○ ڈاک کا لفافہ دو روپے کا اور کارڈ 75 پیسے کا کر دیا گیا ہے۔

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والوں
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون : دوکان : 837 گھر : 212175

المصور پبلک کال آفس
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک اور بیرون ملک فوری کال کیلئے
212311
ریلوے روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534